عالمِ اسلام

عرب وفاق کا دستور اور اس کے مضمرات

جناب خلیل حامدی صاحب

[یہ دستور لفظ بلفظ قاہرہ کے ہفت روزہ "الشباب العربی" شمارہ ۲۰ دسمبر ۱۹۷۱ء میں شائع ہوا ہے۔ اور ہم نے اسی پرچے سے نقل کیا ہے ـــــ خ۔ ح]

مصر، لیبیا اور شام کے درمیان جو وفاق قائم کیا گیا ہے اُسے مضبوط اور مستحکم شکل دینے کے لیے باقاعدہ ایک دستور وضع کرکے وفاقی جمہوریتوں میں نافذ کر دیا گیا ہے۔ دستور کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی تدوین کے وقت اُن تمام عوامل و اسباب کو پیشِ نظر رکھا گیا ہے جو مصر و شام کی سابقہ وحدت (۱۹۶۰ء تا ۱۹۶۳ء) کی ناکامی کی تہ میں کارفرما تھے۔ اس لحاظ سے یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ اس وفاق کی بنیاد اور تجربہ سابقہ وحدت کی بنیاد اور تجربہ کی نسبت زیادہ مستحکم اور صحت مندانہ ہے نیز سابقہ وحدت کے قیام کے لیے جو طریقِ کار اور نظام اختیار کیا گیا تھا موجودہ وفاق کی تشکیل کے وقت اُس سے بڑی حد تک پرہیز کیا گیا ہے۔ سابقہ وحدت میں مصر اور شام کو ایک ملک قرار دیا گیا تھا اور "عرب جمہوریہ" کا نام دیا گیا تھا۔ مصر اور شام اُس کے دو صوبے تھے۔ یمن بھی کچھ مدت تک اس کا ایک صوبہ بنا رہا تھا۔ موجودہ وفاق کے

(بقیہ: اسلام میں حلال وحرام کا تصور)

مختلف نام رکھ کر اُسے جائز ٹھیرالے گا[1]۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ لوگوں پر ایک ایسا وقت آئیگا جب وہ سُود کو بیع کا نام دے کر جائز و حلال کہیں گے[2]۔ چنانچہ آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ عُریاں رقص کو فن مختلف قسم کی شرابوں کو "روحانی مشروبات" اور سُود کو "نفع" کا نام دے کر انہیں حلال سمجھا جا رہا ہے۔

---

[1] مسند احمد

[2] اغاثۃ اللھفان ج ۱ ص ۳۵۲